علمائے اہلسنت
کی نظر میں یزید

امام المناظرین مفسرِ قرآن
حضرت علامہ مولانا **صوفی محمد اللہ دتا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ





ادارہ اشاعت العلوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ ط

جس کی اللہ اہانت کرے اُسے عزّت دینے والا کوئی نہیں۔

عُلمائے اہلِ سُنّت

کی نظر میں

یزید

ازقلم

امام المناظرین حضرت علّامہ صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ناشر

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور (پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

وَ عَلٰی آلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

نام کتاب: علمائے اہلسنت کی نظر میں یزید

مصنف: امام المناظرین حضرت علامہ مولانا

صوفی محمد اللہ دِتا نقشبندی، قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد: دو ہزار

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ

مطابق جون ۲۰۱۳ء

شرفِ اشاعت: ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور

ہدیہ:

ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد صوفی صاحب والی وسن پورہ، لاہور

فہرست

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن بر سرِ عام دینِ اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر بر سرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہٖ گستاخانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاءِ اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جغادریوں کی گستاخیوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارِ دارد۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہلِ بیتِ اطہار علی جدھم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی خداداد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ یزید کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہ کو براہِ راست باغی کہنا توانتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اوراق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط

محمد اللہ دتا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی

وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہِ الْاَتْقِیَاءِ۔

امابعد! دُنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنی دینِ حق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہٰذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم کا انکار کرنا ہے۔ بانیٔ اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔ [1]	میری امت کے تہتّر گروہ ہوں گے سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جنتی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم بسنتی" یعنی تم میری سنّت کو لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہلِ سنّت ہی تھے اور یہ ہی ایک

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۳۰ سطر ۱۶ مطبوعہ اصح مطابع کراچی

مذہب حق ہے باقی سب نوپید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَتِيقِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُحْسِنِ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ الْعَلَّافِ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَرَ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُدَامَةَ الْجَزَرِيُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ سْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَهْلُ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَاءِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔[1]

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اہلِ بدعت اور اہلِ ہوا کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے اور اہلِ سنّت وجماعت کے چہرے سفید ہوں گے۔

اس حدیث شریف کو سیّدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تین سندوں[2] سے ذکر کیا ہے۔

غیر مقلد وہابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ وَ الْخَطِيْبُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ

ابن ابی حاتم اور خطیب نے ابن عباس سے (یوم تبیض وجوہ) کی تفسیر نقل کیا

---

[1] تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۷ صـ ۳۷۹ سطر ۶ تا ۱۱ [2] دیکھئے تفسیر دُرِ منثور جلد ۲ صـ ۶۳ سطر ۶ تا ۱۱

(یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ) وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَۃِ وَاَخْرَجَہٗ اَلْخَطِیْبُ وَالدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَاَخْرَجَہٗ اَیْضًا مَرْفُوْعًا اَبُوْنَصْرِنِ السِّجْزِیُّ فِی الْاِبَانَۃِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ [1]

ہے کہ سفید چہرے اہلِ سنّت و جماعت کے اور سیاہ چہرے بدعتیوں اور گمراہوں کے ہوں گے اِس حدیث کو خطیب اور دیلمی نے ابن عمر سے مرفوعًا بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح ابونصر سجزی نے ابانت میں ابوسعید سے بھی مرفوعًا نقل کیا ہے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کالا منہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہلِ سنت وجماعت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف راہ دکھاتا ہے کہ اے اہلِ اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے راستے کی بھیگ مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہٰذا ہم اسی بات کو لازم پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر علماء وارثین اہلِ سنّت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلاک ہو وہ دیدہ دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ یزید

---

[1] تفسیر فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۱ سطر نمبر ۷ تا ۹

سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ اَبُوْ خَالِدٍ وُلِدَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ۔[1]

بیٹا معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہے۔ کنیت اس کی ابو خالد ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں پیدا ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

قَدْ اَبْطَلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ وُلِدَ فِي الْعَهْدِ النَّبَوِيِّ۔[2]

یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی ہے۔

لہٰذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع (من گھڑت) قصہ ہے۔

عالمِ ماکان وما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

---

[1] تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۰ سطر ۱۵

[2] لسان المیزان جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ سطر ۱۷

لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ اُمَّتِیْ قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَوَّلُ مَنْ یَّثْلِمُهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ۔ [1]	امّت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو گا۔ یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے والا پہلا شخص بنی اُمیہ سے ہو گا اور نام اس کا یزید ہو گا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر، لیکن سند اس حدیث شریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ اَبُوْ یَعْلٰی فِیْ مُسْنَدِهٖ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ مَکْحُوْلٍ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ [2]	محدث ابوالعلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث سنائی حکم بن موسیٰ نے اُن کو ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے اور ان کو ابوعبیدہ بن جرّاح نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ مکحول کی ابوعبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی۔ [3]

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۱ سطر ۲۲، لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ تاریخ الخلفاء عربی لسیوطی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۲ سطر ۱ [2] لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ [3] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۲ سطر ۱

حدیث نمبر۲

أَخْرَجَ الرُّوْيَانِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوَّلُ مَنْ يُّبَدِّلُ سُنَّتِيْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ[1]

محدث رویانی نے اپنی مسند میں ابو درداء سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ دو ارشادِ گرامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیرالمومنین رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور لکھنے والوں میں سے کون اس قابل ہے کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنّت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شرماؤ۔

---

[1] تاریخ الخلفاء عربی للسیوطی صہ ۱۳۲ سطر ۳ صواعق محرقہ لابن حجر المکی صہ ۲۱۹ سطر ۹

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ یَعْلٰی حَدَّثَنَا
زُهَیْرُ بْنِ مُغْرِبٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ
دُکَیْنٍ ثَنَا کَامِلٌ اَبُوْ الْعَلَاءِ سَمِعْتُ
اَبَا صَالِحٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ سَنَةِ سِتِّیْنَ
وَاِمَارَةِ الصِّبْیَانِ[1]

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ (ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں کی حکمرانی سے۔

البدایۃ و النہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ یوں دعا فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ رَأْسِ
السِّتِّیْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْیَانِ۔

اے اللہ میں تجھ سے سن ساٹھ کی ابتدا اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر فرماتے ہیں :۔

فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ فَتَوَفَّاهُ لَهٗ سَنَةَ
تِسْعٍ وَّخَمْسِیْنَ وَکَانَتْ وَفَاتُهٗ

پس اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

---

[1] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۱۳۱ سطر ۱

مُعَاوِيَةَ وَوِلَايَةَ ابْنِهٖ سَنَةَ سِتِّيْنَ فَعَلِمَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بِوِلَايَةِ يَزِيْدَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ مِنْهَا لِمَا عَلِمَهٗ مِنْ قَبِيْحِ اَحْوَالِهٖ بِوَاسِطَةِ اِعْلَامِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَالِكَ۔[1]

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے کی حکومت سن ساٹھ میں ہوئی۔ پس ابوہریرہ نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ مانگی کیونکہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں بتادی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مذمت بھی ثابت ہوگئی اور ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہلِ مدینہ اور یزید

اَخْرَجَ الْوَاقِدِيُّ مِنْ طُرُقٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰى يَزِيْدَ حَتّٰى خِفْنَا اَنْ نُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ اَنَّ رَجُلًا يَنْكِحُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ

واقدی کئی سندوں سے اس روایت کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن غسیل کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اسوقت تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوگیا کہ اگر ہم نے اس کی

[1] صواعق محرقہ صفحہ ۲۱۹ سطر ۱۶ تا ۱۹)

وَالْاَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ ۔ ؎	بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید امہات اولاد اور بنات واخوات سے نکاح کرنیوالا شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

"۶۳ھ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہلِ مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرّار ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد مکّہ میں جاکر ابنِ زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ کے باب طیبہ پر جنگ حرّہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیسے ہوا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔ بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منوّرہ کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا" ؎

حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی سُنیں۔ فرماتے ہیں :۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ اَنَّ	سائب بن خلاد کہتے ہیں کہ رسول اللہ

؎ تاریخ الخلفاء للسیوطی صـ۱۴۲ اسطر ۱۴ تا ۱۶ ؎ تاریخ الخلفاء، اردو صـ۲۴۲ صواعق محرقہ عربی صـ۲۱۹

تاریخ الخلفاء عربی صـ۱۴۲ اسطر ۱ تا ۱۱

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَافَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ ظُلْمًا اَخَافَہُ اللّٰہُ وَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ۔ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہلِ مدینہ کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریف میں چار طریقوں سے نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ مدینہ کو خوف دلانے والے لعنتی کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِیْرِ بْنِ یَزِیْدَ الطَّبْرِیُّ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ الْمُفَسِّرُ اَبُوْجَعْفَرَ ..... اَشْنَعَ اَحْمَدُ بْنُ

محمد بیٹے جریر بیٹے یزید طبری کے جلیل القدر امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوجعفر ہے آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

لہ مسند احمد شریف جلد ۴ صہ ۵۵ سطر ۲۵

عَلَى السُّلَيْمَانِيِّ الْحَافِظِ فَقَالَ كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ كَذَا قَالَ السُّلَيْمَانِيُّ وَهٰذَا رَجْمٌ بِالظَّنِّ الْكَاذِبِ بَلْ ابْنُ جَرِيْرٍ مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ [1]

سلیمانی نے بد کلامی کی ہے۔ کہا ہے کہ ابن جریر رفیقوں کے لیے جھوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا ہی سلیمانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا ظن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

كَانَ مِنْ أَكَابِرِ أَئِمَّةِ الْعُلَمَاءِ وَيُحْكَمُ بِقَوْلِهٖ وَيُرْجَعُ إِلٰى مَعْرِفَتِهٖ وَفَضْلِهٖ [2]

ابن جریر علماء کے بڑے بڑے اماموں میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَدُفِنَ فِيْ دَارِهٖ لِأَنَّ بَعْضَ الْحَنَابِلَةِ وَرِعَاعِهِمْ مَنَعُوْا مِنْ دَفْنِهٖ نَهَارًا وَنَسَبُوْهُ إِلَى الرَّفْضِ وَالْجَهَلَةُ مَنْ رَمَاهُ

آپ اپنے گھر میں دفن کیے گئے کیونکہ حنبلیوں میں سے بعض عوام ذلیل اور کمینوں نے آپ کو دن میں دفن نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

---

[1] لسان المیزان جلد ۵ صـ ۱۰۰ سطر ۸ تا ۱۸
[2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ صـ ۱۴۵ سطر ۲۲

بِالْاِلْحَادِ وَحَاشَاہُ مِنْ ذٰلِکَ كُلِّهٖ۔ [1]

کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ کو ملحد بھی کہا ہے آپ اِن تمام بہتانوں سے پاک تھے۔

علّامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِیْرِ بْنِ یَزِیْدَ الطَّبَرِیُّ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ الْمُفَسِّرُ اَبُوْجَعْفَرٍ ثِقَةٌ الصَّادِقُ۔ [2]

محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام جلیل مفسر ابوجعفر ثقہ اور صادق ہیں۔

یہ تھا بیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر روایات لوط بن یحییٰ ابو مخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابُو مخنف کو ائمہ جرح و تعدیل نے کذّاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علّامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف یعنی دارقطنی کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔ [3]

ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف وقال یحییٰ بن معین لیس بثقة یعنی دارقطنی کہتے ہیں

---

[1] البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶ سطر ۲۲ [2] میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۸ [3] میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۲

کہ ابو مخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو مخنف پختہ راوی نہیں ہے[1]

حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اَکْثَرُہٗ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِی مِخْنَفٍ لُوْطِ بْنِ یَحْیٰی وَقَدْ کَانَ شِیْعًا وَھُوَ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ عِنْدَ الْاَئِمَّۃِ وَلٰکِنَّہٗ اَخْبَارِیٌّ حَافِظٌ عِنْدَہٗ مِنْ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ مَا لَیْسَ عِنْدَ غَیْرِہٖ۔[2]	امام حسین کی شہادت کی روایات اکثر ابو مخنف سے ہیں اور وہ شیعہ تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور کو نہیں۔

ابو مخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ ہی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلّم ہے کہ ضعیف راوی کی روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنبی صاحبِ سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں:

لَا یَخْفٰی اَنَّ السِّیَرَ تَجْمَعُ الصَّحِیْحَ وَالسَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْبَلَاغَ وَالْمُرْسَلَ وَالْمُنْقَطِعَ وَالْمُعْضَلَ دُوْنَ	یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ، مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم کی احادیث مقبول ہیں سوائے

[1] لسان المیزان جلد ۴ ص ۴۹۲ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۲۰۲ سطر ۴

اَلْمَوْضُوْعِ۔ [1] موضوع کے۔

اسی لیے تاریخ میں ابو مخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

اَبُو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امامِ عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیَّ اَتَنْکُتُ بِقَضِیْبِکَ فِیْ ثَغْرِ الْحُسَیْنِ اَمَا لَقَدْ اَخَذَ قَضِیْبُکَ مِنْ ثَغْرِہٖ مَاْخَذً الَّرُبَّمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْشُفُہٗ اَمَا اِنَّکَ یَا یَزِیْدُ تَجِیْٔ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَابْنُ زِیَادٍ شَفِیْعُکَ وَتَجِیْٔ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفِیْعُہٗ۔

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کا نام ابو برزہ تھا کہنے لگا تو اپنی چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔ تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر لگ رہی ہے کہ میں نے بارہا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس جگہ کو چُوما کرتے تھے۔ اے یزید قیامت کے روز جب بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو گا تیرا حامی صرف ابنِ زیاد ہو گا اور یہ حسین جب میدان قیامت میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفےٰ

---

[1] سیرۃ حلبیہ جلد ا ص۳ سطر ۱۸

سلم شفیعہ[1] صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

ابو برزۃ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنّت وجماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ پر صرف اور صرف اہل سنّت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ عَنْ طَاعَتِہٖ وَخَلَعُوْہُ وَوَلَّوْا عَلَیْھِمْ اِبْنَ مُطِیْعٍ وَابْنَ حَنْظَلَۃَ لَمْ یَذْکُرُوْا عَنْہُ وَھُمْ اَشَدُّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لَّہٗ اِلَّا مَا ذَکَرُوْہُ عَنْہُ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَاِتْیَانِہٖ بَعْضَ الْقَاذُوْرَاتِ لَمْ یَتَّھِمُوْہُ بِزَنْدَقَۃٍ کَمَا یَقْذِفُہٗ بَعْضُ الرَّوَافِضِ بَلْ قَدْ کَانَ فَاسِقًا[2]

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر اطاعت سے نکل گئے اور اپنے اوپر ابن مطیع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر کرلیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو زندیق نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

---

[1] تاریخ طبری جلد ۵ صـ ۱۶۵ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد ۸ صـ ۱۹۲ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ ۲۳۲ سطر ۱۶ تا ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سُنّی شافعی کا عقیدہ

آپ لکھتے ہیں :-

یَزِیْدُ بْنِ مُعَاوِیَۃَ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ الْاُمَوِیُّ رَوٰی عَنْ اَبِیْہِ وَعَنْہُ اِبْنُہٗ خَالِدٌ وَعَبْدُالْمَلِکِ بْنُ مَرْوَانَ ۔ مَقْدُوْحٌ فِیْ عَدَالَتِہٖ وَلَیْسَ بِاَھْلٍ اَنْ یُّرْوٰی عَنْہُ [1]	یزید بیٹا معاویہ کا وہ بیٹے ابی سفیان کے یزید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا خالد اور عبدالملک بن مروان روایت کرتے ہیں۔ یزید معیوب اللسان ہے اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔

معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردُود۔

یہ ہی حافظ ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ یَحْیٰی بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَۃَ اَحَدُ الثِّقَاتِ ثَنَا نَوْفَلُ بْنُ اَبِیْ عَقْرَبٍ ثِقَۃٌ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ	یحیٰی بن عبدالملک بن ابی عتبۃ جو کہ راوی پختہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا نوفل بن ابی عقرب نے" وہ بھی راوی پختہ ہے" کہ میں عمر بن عبدالعزیز

[1] لسان المیزان جلد ۶ صـ۲۹۳

فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ فَقَالَ عُمَرُ تَقُولُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ وَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَ عِشْرِينَ سَوْطًا۔ [1]

کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید کو امیر المومنین کہہ دیا، عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ یزید کو امیر المومنین کہتا ہے پس آپ کے حکم سے اس شخص کو بیس کوڑے مارے گئے۔

معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مَقْدُوحٌ فِي عَدَالَتِهِ لَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُرْوَى عَنْهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُرْوَى عَنْهُ۔ [2]

یزید بن معاویہ معیوب انسان ہے اس لائق نہیں کہ اس سے روایت لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سے روایت نہیں لینی چاہیئے۔

یزید کے شیدائیوں کو کچھ شرم چاہیئے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

---

[1] تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صـ ۳۶۱

[2] میزان الاعتدال جلد ۴ صـ ۴۴۰

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری سُنّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ص۳۱۳ سے ص۳۷۱ تک تقریباً ۲۲۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

فَاِنْ قِیْلَ فَهَلْ یَجُوْزُ اَنْ یُّقَالَ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ لَعْنَةُ اللّٰهِ اَوِالْاٰمِرُ بِقَتْلِهٖ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ؟ قُلْنَا الصَّوَابُ اَنْ یَّقَالَ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ اِنْ مَاتَ قَبْلَ التَّوْابَةِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لِاَنَّهٗ یَحْتَمِلُ اَنْ

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

يَمُوْتَ بَعْدَ التَّوْبَةِ [1]

کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا اور نہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابو شکور سالمی محمد بن عبد السعید بن شعیب کشی [2] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بَيْعَةُ الصَّحَابَةِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَتَّفِقْ عَلٰى يَزِيْدَ مِثْلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيْرٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَتَّفِقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنْ اِمَامًا عَادِلًا فَصَحَّ بِهٰذَا اَنَّ الْحُسَيْنَ لَمْ يَكُنْ بَاغِيًا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْ جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى يَزِيْدَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ كَانَ اِمَامًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی اور دیگر بہت سارے اہل بیعت متفق نہیں ہوئے لہذا یزید امام عادل نہ تھا اور یہ ہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

[1] احیاء العلوم جلد ۳ صہ ۱۲۲ اسطر ۶۔ مطبوعہ مصر [2] یہ بزرگ ہمارے آقا و مولیٰ داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ہیں۔

لِلْمُسْلِمِيْنَ فِیْ سِنِیْنَ وَقَالَ	کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں
بَعْضُهُمْ یَجُوْزُ۔ لِاَنَّهٗ کَفَرَ	کہ لعنت بر یزید جائز ہے کیونکہ وہ
بِاللّٰهِ حَیْثُ اَجَازَ قَتْلَ الْحُسَیْنِ	منکرِ خدا ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ
وَرَضِیَ بِذَالِكَ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ	کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔
بِاَنَّ یَزِیْدَ لَمْ یَاْمُرِ الْقَوْمَ	بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین
بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَ اِنَّمَا اَمَرَهُمْ	رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب
بِطَلَبِ الْبَیْعَةِ اَوْ بِاَخْذِهٖ وَحَمْلِهٖ	بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو
اِلَیْهِ فَهُمْ قَتَلُوْهُ بِغَیْرِ	کہا تھا لیکن قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور
اَمْرِهٖ وَمَا رَضِیَ بِذَالِكَ وَالْاَصَحُّ	یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح
اَنْ نَقُوْلَ بِاَنَّ یَزِیْدَ لَوْ	بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید
اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ اَوْ رَضِیَ وَ	نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا
اَجَازَا وَجَوَّزَ اللَّعْنَ عَلٰی اَهْلِ	قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز
الْبَیْتِ فَاِنَّهٗ یَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَیْهِ	رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو
وَاِلَّا فَلَا وَكَذَالِكَ قَاتِلُهٗ	پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر ایسا نہیں تو لعنت
لَا یَكْفُرُ مِنْ غَیْرِ اسْتِحْلَالٍ[1]	جائز نہیں اور یہی حکم آپ کے قاتل کا ہے۔

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوْا عَلٰی جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰی مَنْ	امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور

[1] تمہید ابو شکور ص۱۷۱

قَتْلَهٗ اَوْ اَمَرَ بِهٖ اَوْ اَجَازَهٗ اَوْ رَضِیَ بِهٖ۔ وَالْحَقُّ اَنَّ رِضَا یَزِیْدَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاسْتِبْشَارَهٗ بِذٰلِکَ وَاِهَانَةَ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَاِنْ کَانَ تَفَاصِیْلُهَا اٰحَادُ فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِیْ شَانِهٖ بَلْ فِیْ اِیْمَانِهٖ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ[1]

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق بات یہ ہے کہ یزید کا قتلِ حسین سے راضی ہونا اور خوشی منانا اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنا اگرچہ اخبار احاد سے ثابت ہے لیکن تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار ہو سکتے ہیں۔

شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف مقدسی شافعی فرماتے ہیں ـــ

قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ اِکْفَارِ یَزِیْدَ فَقِیْلَ نَعَمْ لِمَا وَقَعَ مِنْهُ مِنَ الْاِجْتِرَاءِ عَلَی الذُّرِّیَّةِ الطَّاهِرَةِ کَالْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اس کے کفر کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر ایسی بری جرأت کی ہے کہ سیدنا حسین

[1] شرح العقائد ص۱۳۷

وَمَا جَرٰى مِمَّا يَنْبُوْعَنْ سِمَاعِهِ الطَّبْعُ وَيَصَمُّ لِذِكْرِهِ السَّمْعُ وَقِيْلَ لَا إِذْ لَمْ يَثْبُتْ لَنَا عَنْهُ تِلْكَ الْاَسْبَابُ الْمُوْجِبَةُ لِلْكُفْرِ وَحَقِيْقَةُ الْاَمْرِ اَلطَّرِيْقَةُ اَلثَّابِتَةُ الْقَوِيْمَةُ فِيْ شَانِهِ اَلتَّوَقُّفُ فِيْهِ وَرَجْعُ الْاَمْرِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ [1]

رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی سلیم طبع انسان سُن نہیں سکتا اور بعض اُس کے کُفر کے قائل نہیں کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات یہی ہے کہ انسان اس کے بارے میں خاموش رہے اور اُس کا انجام خُدا کے سپرد کرے۔

علّامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح شرح العقائد میں فرماتے ہیں:۔

بَعْضُهُمْ اَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ اِبْنُ الْجُوْزِى الْمُحَدِّثُ وَصَنَّفَ كِتَابًا سَمَّاهُ اَلرَّدُّ عَلَى الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِيْدِ الْمَانِعِ عَنْ ذَمِّ يَزِيْدَ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْهُمُ الْقَاضِىْ اَبُوْ يَعْلٰى [2]

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز رکھا ہے جو علماء یزید کو ملعون کہتے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے ذی شان محدث ابن جوزی بھی ہیں انہوں نے اُس کے متعلق کتاب لکھی ہے جس کا نام الروع المتعصب العنید عن ذم یزید ہے اور ان ہی

---

[1] المسامرہ ص ۳۱۷ [2] نبراس ص ۵۵۳

علماءمیں سے امام احمد حنبل بھی ہیں
اور قاضی ابویعلی بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظِ حُدودِ شریعت میں بڑے متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اُخْتُلِفَ فِیْ اِکْفَارِ یَزِیْدَ قِیْلَ نَعَمْ یَعْنِیْ لِمَا وَرَدَ عَنْہُ مَا یَدُلُّ عَلٰی اِکْفَارِہٖ مِنْ تَحْلِیْلِ الْخَمْرِ وَمِنْ تَفَوُّھِہٖ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ۔ اَنِّیْ جَازَیْتُھُمْ لِمَا فَعَلُوْا بِاَشْیَاخِ قُرَیْشٍ وَصَنَادِیْدِھِمْ فِیْ بَدْرٍ ۔[1]

یزید کے کُفر میں اختلاف ہے جو کچھ اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے کُفر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے وڈیروں کے ساتھ میدان بدر میں کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں:۔

مَا تَفَرَّدَ بِہٖ بَعْضُ الْجَھَلَۃِ مِنْ

بعض جاہل جو یہ لکھتے ہیں کہ امام حسین

[1] شرح الفقہ الاکبر ص۸۳، مطبوعہ مصر)

اَنَّ الْحُسَیْنَ کَانَ بَاغِیًا فَبَاطِلٌ عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَلَعَلَّ ھٰذَا مِنْ ھَذَیَانَاتِ الْخَوَارِجِ عَنِ الْجَادَۃِ۔ [1]

رضی اللہ عنہ باغی تھے سو یہ بات اہلسنت کے نزدیک بالکل باطل ہے (یعنی یہ کسی اہلِ سنّت کا قول نہیں) یہ صرف خارجیوں کا ہذیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لبعض علماء اہل سنّت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بناپر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْقَوْلِ وَمِنْ ھٰذَا الْاِعْتِقَادِ۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منوّرہ سے چند لوگ اس کے پاس شام میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تارک الصلوٰۃ ہے۔ زانی ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

[1] شرح الفقہ الاکبر صہ ۲، مطبوعہ مصر

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ **حضرت حسین اور اہل بیت** رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا

ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہل بیت کی اہانت اور ذلت کے واقعات تواتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا از راہ تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور اُن کی توہین کرنا باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں، آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۰ [۱]	وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں اور خدا نے ان کے لیے دردناک

[۱] سورۂ احزاب آیت نمبر ۵۷

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہوسکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اُس نے توبہ کرلی ہو اور آخر کار تائب ہوگیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر اُمت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابنِ جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بدبخت نے جو کارہائے بد سرانجام دیئے ہیں، امتِ رسول میں کسی سے نہیں ہوسکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہوکر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکرکشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہلِ مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقیماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہوگئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دُنیا سے رُخصت ہوگیا، اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہلِ ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی د جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پائمال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دُنیا و آخرت میں اہلِ بیت کے مشرب و مسلک پر رکھے۔ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ الْاَمْجَادِ وَبِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ وَھُوَ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ؎

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا نچوڑ ہے۔ یہ مسلک اور مشرب اہل سنت وجماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسلک پر قائم رکھے۔

اُمّتِ مُسلمہ میں اختلاف

اُمّتِ مُسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافر یا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں، بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسلک اہل سنت وجماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائے زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام "رشید ابن رشید امیر المومنین یزید رضی اللہ عنہ" ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

؎ تکمیل الایمان اردو ص۱۸۱، ۱۷۹۔

ابنِ تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابنِ تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابنِ تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابنِ تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابنِ تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابنِ تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

اِنَّهٗ جَهَّزَ بِاَحْسَنِ الْجَهَازِ وَاَرْسَلَهُمْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لٰكِنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ مَا انْتَصَرَ لِلْحُسَيْنِ وَلَا اَمَرَ بِقَتْلِ قَاتِلِهٖ وَلَا اَخَذَ بِثَارِهٖ[1]	یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے پسماندگان کو خوب سروسامان دے کر ان کو مدینہ شریف بھیج دیا باوجود اس کے اس نے حسین کی کوئی حمایت نہ کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا۔

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابنِ تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا امام اعلیٰ مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

[1] منہاج السنہ صہ ۲۴۹ جلد ۲

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیرخواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں لیکن قوائد شرلعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ ما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہٰذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں :۔

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ قَالَ اَنْتِ فِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ۔

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سُنائی اُم حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ پہلا لشکر میری اُمّت کا جو غزوہ بحر لڑے گا ان پر جنّت واجب ہے۔ امّ حرام کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اُن میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اُن میں سے ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت

کا پہلا لشکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے
گا وہ بخشے ہوئے ہیں [1]

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور یزید اس لشکر کا سالار تھا لہذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ا

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے ہیں تو مذہب حقہ اہل سنت وجماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دُنیا اہلِ سنت کے نزدیک یزید قابلِ نفرت انسان ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۱۳۱ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل وحقیر انسان ہے جو ذکر کے قابل ہی نہیں۔

---

[1] بخاری شریف جلد ا ص ۴۰۹

جواب نمبر۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ما من عام الا وخص منہ البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

وَلَا يَلْزَمُ مِنْ دُخُوْلِهٖ فِيْ ذَالِكَ الْعُمُوْمُ اَنْ لَا يَخْرُجَ بِدَلِيْلٍ خَاصٍ اِذْ لَا يَخْتَلِفُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ مَشْرُوْطٌ بِاَنْ يَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتّٰى لَوِ ارْتَدَّ وَاحِدٌ مِمَّنْ غَزَاهَا بَعْدَ ذَالِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ ذَالِكَ الْعُمُوْمِ اِتِّفَاقًا فَدَلَّ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ مَغْفُوْرٌ لِمَنْ وُجِدَ شَرْطُ الْمَغْفِرَةِ فِيْهِ مِنْهُمْ [1]	یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہوسکتا کیونکہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم مشروط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفور لہم وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد لشکر کا مرتد ہوجائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

[1] فتح الباری جز ۱۱ صـ ۹۲ مطبوعہ نولکشور۔ انڈیا

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ جیشِ قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے:

مَنْ قَالَ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جو انسان زبان سے لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے وہ جنتی ہے۔

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا قادیانی کی اُمّت کافر کیوں؟ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے ہی ہوں گے لیکن پھر بہتّر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے کا جنتی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق جو ہمیں میسر ہوا وہ ہدیۂ ناظرین کر دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ مختصر انشاء اللہ کافی اور وافی ثابت ہوگا اور اہلِ عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سُود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنّت کی پوری دنیا میں سے کسی مسلّم شخصیت کا یزید کو رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام ہم سے حاصل کریں۔

ضروری گذارش

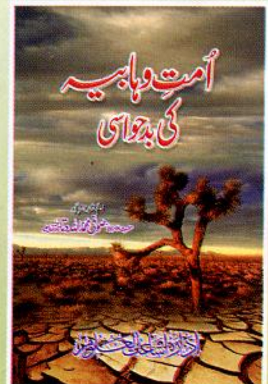
قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پُرکشش انداز میں بڑھتی جارہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ ہر درد مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُرزور اپیل ہے کہ خدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور فری اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمایئے۔

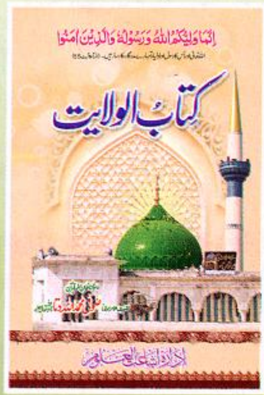
اللہ تبارک وتعالیٰ بجاہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جُملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

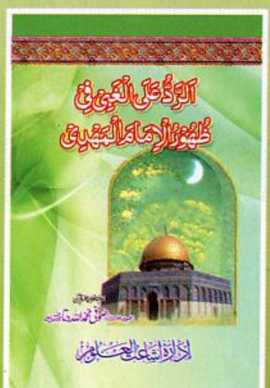
امام المناظرین مفسرِ قرآن

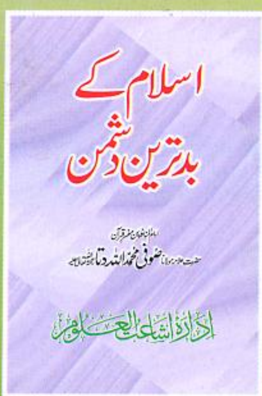
حضرت علامہ مولانا **صوفی محمد اللہ دتا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

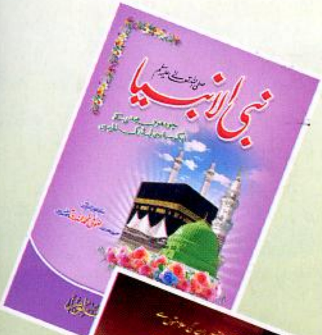
کی قابلِ مطالعہ کتابیں





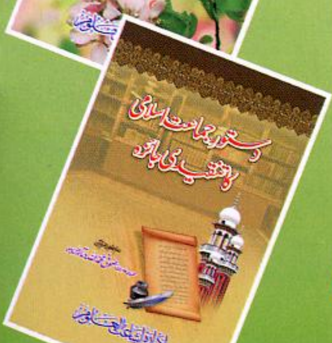












ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور